شرائط المرشد والمرید

مصنف

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ

مترجم

مفتی ظہور احمد جلالی

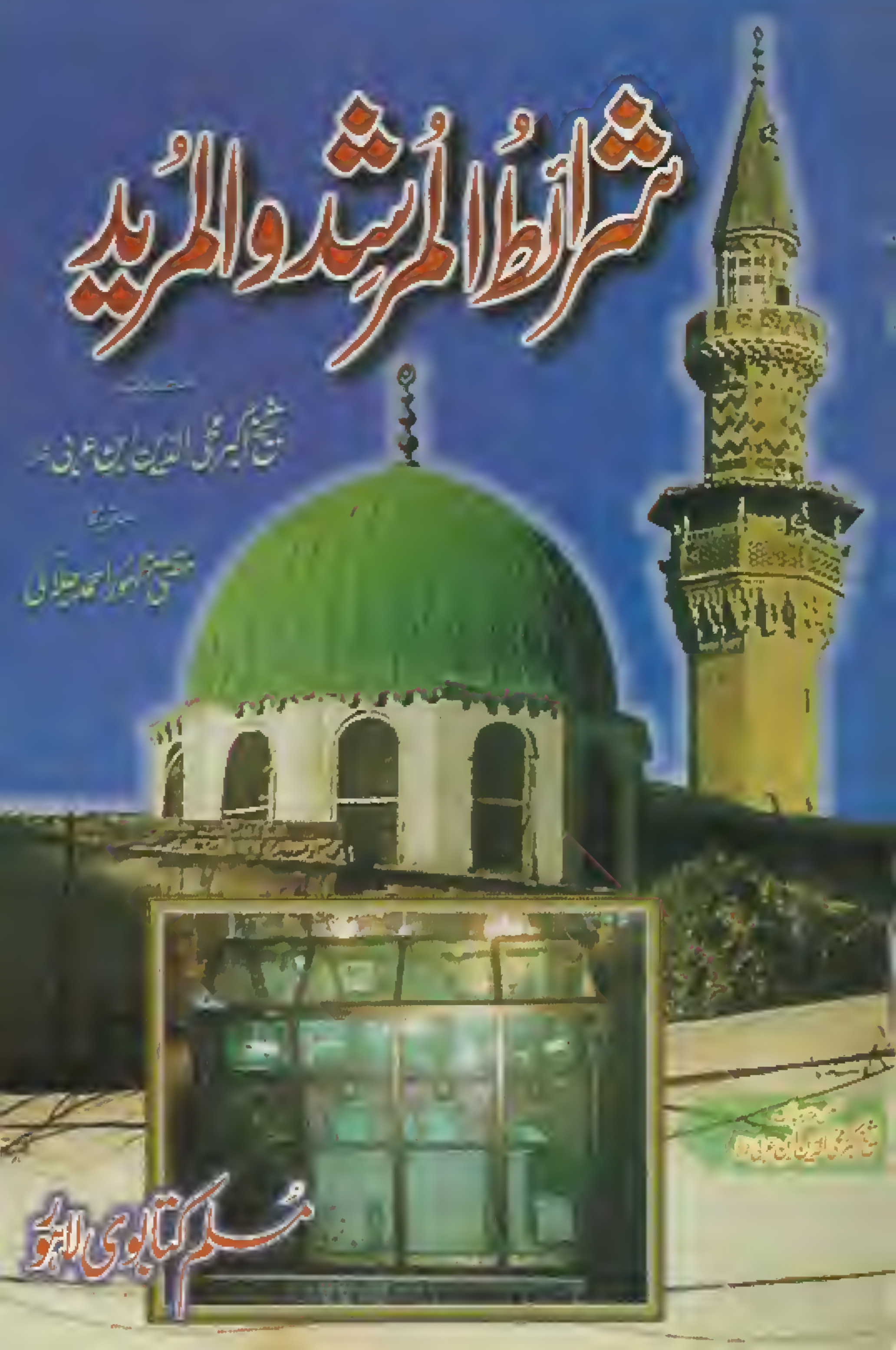

مسلم کتابوی لاہور

الأَمْرُ المُحْكَمُ المَرْبُوطُ فِيمَا يَلْزَمُ
أَهْلَ طَرِيْقِ اللهِ مِنَ الشُّرُوطِ

شرائطُ المُرشِد والمُرید

مصنف

شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی قدس سرہ

مترجم

مُفتی ظہور احمد جلالی

مُسلم کتابوی • لاہور

بِسْمِ اللہِ وَ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ علیٰ رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمُ
وَعلیٰ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

(جملہ حقوق محفوظ)

نام کتاب ——— اَلْاَمْرُ الْمُحْکَمُ الْمَرْبُوْطُ فِیْمَا یَلْزَمُ
اَھْلَ طَرِیْقِ اللہِ مِنَ الشُّرُوْطِ
مصنف ——— حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ
ترجمہ ——— شرائط المرشد والمرید مع ضمیمہ
مترجم ——— مفتی ظہور احمد جلالی مدظلہ
کپوزنگ ——— محمد آصف
طابع ——— اشتیاق احمد مشتاق پرنٹرز لاہور۔
تعداد ——— 1,100
اشاعت ——— 12 جون 2001 مطابق ۱۹ ربیع الاول ۱۴۲۲ھ
ناشر ——— مسلم کتابوی لاہور
قیمت ——— /-

ملنے کا پتہ

مسلم کتابوی گنج بخش روڈ دربار مارکیٹ لاہور
فون:۔ 7225605

فہرست

عرض حال 6
مومنین کے مراتب 9
طریقت کیا ہے ؟ 9
مقصد تحریر 10
ضرورت شیخ 11
شرائط شیخ 12
شرط اول، شرط ثانی، شرط ثالث 14
شرط رابع 15
شرط خامس، شرط سادس 16
شرط سابع (شیخ کی تین مجالس) 18
شرط ثامن 19
شرط تاسع 20
شرط عاشر، شرط حادی عشر 21
شرط ثانی عشر 22

آداب مرشد و طالب ضمیمہ

استخارہ و توبہ کا بیان 23
استخارہ کا بدل 23
توبہ کا طریقہ 23
طریقہ مجددیہ میں آغاز اسم ذات سے ہوتا ہے 24

طریقہ نقشبندیہ قریب ترین طریقہ ہے	25
اخذ طریقہ کے متعلق سوال و جواب	25
مستورات کی بیعت کے طریقے	26
مریدین کیلئے اوراد و وظائف	26
اس زمانہ کے طالبین	27
شیخ کے لئے ضروری امر	27
جہد مسلسل	28
شیخ کی خدمت حاضری کی برکات	28
ترتب اثرات پہ اظہار مسرت	29
وصول رابطہ شیخ پر موقوف ہے	29
کبھی ناقص کو بھی اجازت مل جاتی ہے	30
سلسلہ نقشبندیہ میں دعوت اسماء نہیں	31
ختم خواجگان کا فائدہ	31
اپنے شیخ کے متعلق کیسا اعتقاد ہونا چاہئے	31
شرائط مرشد و مرید ضمیمہ	
اقسام مرشد، مرشد عام، مرشد خاص	33
شیخ اتصال و شرائط شیخ اتصال	33
شیخ ایصال و شرائط شیخ ایصال	33
فوائد بیعت و شرائط مرید	36
بیعت برکت	36
بیعت ارادت	38

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

عرضِ حال

ایک عرصہ قبل مخدومی و مخدوم العلماء مظہر البرکات سید السادات حضرت صاحبزادہ سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب مشہدی جلالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھکھی شریف ضلع منڈی بہاؤالدین نے اورادِ فتحیہ شریف کے ترجمہ اور آداب طریقت و آداب شیخ و مرید پر تعلیمات مجددیہ کی روشنی میں مقالہ لکھنے کا حکم فرمایا' ترجمہ کا کام تو مکمل ہو گیا مگر فقیر اپنی روایتی تقصیر و سستی کے بنا پر آداب طریقت پر کچھ نہ لکھ سکا حتیٰ کہ آپ کا حکم بھی ذہن سے محو ہو گیا الحمد للہ جب حضرت کی آرزو کی تکمیل کا وقت آیا تو ازخود سبب مہیا ہو گیا کہ برادرم محمد عمر فاروق مصطفوی زید لطفہ مدیر مسلم کتابوی لاہور نے حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ العزیز کا رسالہ مبارکہ

"اَلْاَمْرُ الْمُحْکَمُ الْمَرْبُوْطُ فِیْمَا یَلْزَمُ
اَھْلَ طَرِیْقِ اللّٰہِ مِنَ الشُّرُوْطِ"

ترجمہ کرنے کا حکم دیا تو دورانِ ترجمہ حضرت مظہر البرکات کا ارشاد یاد آگیا تو فقیر نے برادرم مصطفوی صاحب سے عرض کیا کہ شیخ اکبر قدس سرہ کے رسالہ مبارکہ کے ساتھ تعلیمات مجددیہ کے ارتباط نیز امامِ اہلسنت شیخ المشائخ اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ العزیز کے ارشادات بطور ضمیمہ ہائے کتاب سے ایک حسین و جمیل مرقع تیار ہو جائے گا اور کتاب کی افادیت میں خاطر خواہ اضافہ بھی ہو جائے گا (ان شاء اللہ تعالیٰ) تو انہوں نے فقیر کی گزارش کو قبول کر لیا اس طرح یہ حسین و جمیل مرقع ناظرین کرام کی خدمت میں پہنچ کر مترجم و ناشرین کے لئے ادعیہ صالحہ کا موجب بن رہا ہے۔

۱۸ ذیقعد ۱۴۱۸ھ' ۱۸ مارچ ۱۹۹۸ء

ظہور احمد جلالی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا

(شیخ، امام، عالم برحق، مستجر، محقق، مشرف الاسلام، لسان الحقائق، علامہ، عالم، قدوۃ الاکابر، محل الاوامر، اعجوبۃ الدھر، فرید العصر ابو عبداللہ محمد بن علی بن عربی طائی حاتمی ثم اندلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔)

الحمد للہ الذی ھدانا وما کنا لنھتدی لولا ھدانا اللہ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں اس بات (دین اسلام) کی ہدایت عطا فرمائی اور اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت سے نہ نوازتا تو ہم ہدایت پانے والے نہ تھے جب اللہ تعالیٰ نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا۔

وانذر عشیرتک الاقربین (الشعراء آیت ۲۱۴)	اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ (ترجمہ کنز الایمان از امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ)

تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قرابت داروں کو بلایا اور صفا پہاڑی پر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق انہیں ڈرانا شروع کیا جیسا کہ امام مسلم علیہ الرحمۃ نے اپنی صحیح میں ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الدین نصیحه قالوا لمن یارسول اللہ قال للہ ولکتابه ولرسوله ولائمه المسلین و عامتهم	دین خیر خواہی کا نام ہے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا کس کی خیر خواہی یا رسول اللہ؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کی، اس کی کتاب کی، اس کے رسول کی، مسلمانوں کے اماموں کی اور عام مسلمانوں کی۔

لہٰذا اقرباء حکم شرع کے مطابق خیر خواہی کے زیادہ حق دار ہیں اور قریبی دو طرح کے ہیں اول قرابت طینیہ (رشتہ داری) دوم قرابت دینیہ اور شریعت میں قرابت دینیہ معتبر ہے اس لئے کہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

لایتوارث اہل الملتین	دو مذہبوں والے ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے

لہٰذا اگر دین نہ ہو تو نسبتی رشتہ داری وارثت کا حق دار نہیں بنا سکتی، اس بارے میں ہمارے شیخ ابو العباس علیہ الرحمۃ نے بڑا عجیب ارشاد فرمایا ہے کہ ایک دن میں نے حاضر ہو کر عرض کیا۔

الاقربون اولی بالمعروف	قرابت دار احسان کے زیادہ مستحق ہیں۔

تو انہوں نے فرمایا

الی اللہ	جو اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہیں وہ احسان کے زیادہ حقدار ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (الحجرات ۱۰)	مسلمان مسلمان بھائی بھائی ہیں۔

تو جب ایمان پایا گیا تو اخوت (بھائی چارہ) بھی پائی گئی تو جب اخوت ہو گی تو شفقت و رحمت بھی ہو گی، شفقت و رحمت کے معنی یہی ہیں کہ تو اپنے بھائی کو دوزخ کی آگ سے چھڑا کر جنت کی طرف لے جائے۔ جہالت سے نکال کر علم کی طرف اور مذمت سے ستائش کی طرف اور نقصان سے نکال کر کمال تک پہنچا دے اس لئے کہ بندہ اپنا ایمان اس وقت مکمل کر سکتا ہے جب وہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ جیسا کہ امام مسلم علیہ الرحمۃ نے

اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے اور تمام اہل ایمان دوسروں کے مقابلہ میں ایک ہاتھ کی طرح متحد ہیں اور مومن مومن کے لئے ایک مکان کی طرح ہے کہ جس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط کرتی ہے تو معلوم ہونا چاہئے کہ اس حکم کے مطابق مومنین کی خیرخواہی کرنا' انہیں غفلت سے خبردار کرنا' جہالت کی نیند سے بیدار کرنا اور وہ جس آگ کے گھڑے کے کنارے پر کھڑے ہیں انہیں اس سے بچانا واجب ہے۔

مومنین کے مراتب

ہاں! یہ بات ہے کہ مومنین کئی مرتبوں پر منقسم ہیں ان میں سے ایک مرتبہ تصوف ہے جس گروہ نے اسے اختیار کر رکھا ہے اسے صوفیہ کہا جاتا ہے جنہوں نے دنیا پر آخرت کو ترجیح دے رکھی ہے اور خلق پر حق کو اختیار کیا ہے۔

جو گروہ بھی ہو جس طبقہ سے بھی تعلق رکھتا ہو وہ دو حالتوں پر منقسم ہو گا یا تو حقیقت پر مبنی سچا گروہ ہو گا یا حقیقت سے خالی زبانی کلامی دعویدار۔ تو اس گروہ کی قرابت اپنے ساتھ والوں کے ساتھ اپنے طریقوں کے مطابق ہو گی یا تو محض صورت کے لحاظ سے ہو گی یہ ان کی قرابت ہے جو حقیقت سے محروم محض خالی دعویدار ہی ہیں یا پھر صورت و معنی دونوں کے لحاظ سے ہو گی۔ یہ محققین کرام ہیں۔ لہٰذا ہم پر لازم ہو جاتا ہے کہ ان کی قرابت داری کا خیال کرتے ہوئے انہیں ڈرائیں (تاکہ وہ ہلاکت میں نہ پڑیں) اور ان کے اسلام کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان پر احسان کریں اور ان کے مقام اخوت کے تقاضا کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ان پر شفقت کریں۔

طریقت کیا ہے؟

جاننا چاہئے کہ یہ راستہ یعنی اللہ تعالیٰ کا راستہ ہی صراط مستقیم ہے جو تمام راستوں سے بلند شان اور عظمت والا ہے۔ اس لئے کہ راستے اپنے مقصد و مدعیٰ

کی بنا پر ہی مُشرّف اور واضح ہوتے ہیں جب اس راستہ کی غرض و غایت حق سبحانہ و تعالیٰ ہے اور حق جل شانہ' تمام موجودات سے اشرف اور معلومات میں زیادہ عزیز ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے تو اس ذات تک پہنچانے والا راستہ تمام راستوں سے اشرف و افضل ہو گا اور اس پر رہنمائی کرنے والا تمام رہنماؤں کا سردار اور اکمل و اعظم ہو گا اور اس پر چلنے والا سالکین میں سے زیادہ نیک بخت اور نجات یافتہ ہو گا لہٰذا عقلمند انسان کو اسی طریق پر گامزن رہنا چاہئے کہ یہ سعادت ابدیہ سے مربوط ہے۔

مقصد تحریر

واضح ہو کہ طریق الیہ پر چلنے والے دو طرح کے لوگ ہیں صادق اور صدیق یعنی تابع اور متبوع

تابع وہ مرید سالک اور تلمیذ ہے اور

مُتبُوع وہ شیخ استاذ اور معلم ہے۔ شیخ سے ہماری مراد ہے کہ وہ معلم بننے کی صلاحیت و اہلیت رکھتا ہو علاوہ ازیں وہ موجود حالت میں مُتبُوع ہو یا نہ ہو کیونکہ وہ اس مقام شیخوخت پر فائز و متمکن اور صاحب استقلال و استعداد ہے اور اس رسالہ سے میری غرض شیخوخت و مریدی کے مقام و لوازمات کو بیان کرنا ہے اور ان چیزوں کا ذکر کرنا ہے جو اہل طریق کو اپنانا چاہیں اور طریق خداوندی میں ان سے معاملہ کرنا چاہئے تو میں نے اس کا نام رکھا ہے۔

اَلْاَمْرُ الْمُحْكَمُ الْمَرْبُوْطُ فِيْ مَا يَلْزَمُ اَہْلَ طَرِيْقِ اللّٰهِ (تعالیٰ) مِنَ الشُّرُوْطِ

کیونکہ زمانہ لمبے چوڑے جھوٹے دعووں سے بھرا پڑا ہے نہ کوئی سلوک میں ثابت قدم مرید موجود ہے اور نہ ہی خیرخواہ محقق شیخ۔ جو مرید کو اس کے نفس کی رعونت اور اپنی رائے کے عجب اور خودپسندی سے نکال کر اس پر طریق حق واضح کر دے اور مرید شیخوخت و ریاست کا مدعی بن بیٹھتا ہے جبکہ یہ سراسر خبط و

تلبیس ہے۔

ضرورتِ شیخ

جان لینا چاہئے کہ دعوت الی اللہ کا مقام نبوت و وراثت کاملہ کا مقام ہے۔ دور نبوت میں اس کے حامل کو نبی کہا جاتا ہے اور بعد کے دور میں ان کے حامل علماء باللہ کو شیخ، معلم اور استاذ کہا جاتا ہے سوائے اس کے کہ وہ نبی نہیں ہو سکتے اور شیخ وہی ہے جس کے حق میں سادات اہل طریق نے فرمایا ہے۔

من لم یکن له استاذ فان الشیطان استاذه	جس کا کوئی شیخ نہیں تو شیطان اس کا شیخ ہے۔

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استاذ جبریل امین علیہ السلام ہیں اور امام ہروی علیہ الرحمتہ اپنی کتاب "درجات التائبین" میں ذکر کرتے ہیں میری ان سے روایت اس طرح ہے کہ مجھے شریف جمال الدین یونس بن ابوالحسن عباسی نے روایت کی کہ میں ۵۹۹ء میں حرم شریف میں کعبتہ اللہ کے رکن یمانی کے سامنے پڑھ رہا تھا وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابوالوقت عبدالاول بن عیسی سنجری نے عبدالاعلی بن عبدالواحد ملیحی سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس فرشتہ بھیجا اور جبریل امین علیہ السلام بھی وہاں موجود ہیں فرشتہ عرض کرتا ہے۔

یا محمد! ان اللہ خیرک ان شئت نبیا عبدا وان شئت ملکا نبیا فاما الیه جبریل علیه السلام ان تواضح فقال علیه السلام نبیا عبدا	اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالی نے آپ کو اختیار دیا ہے کہ چاہیں تو نبی عبد بنیں، چاہیں تو بادشاہ بنیں تو جبریل علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ حضور تواضع والا پہلو اختیار فرمائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نبی عبد بننا اختیار کرتا

ہوں۔

اس حدیث سے ہماری غرض یہ ہے کہ جبریل امین علیہ السلام کی تعلیم سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ چیز اختیار فرمائی جو آپ کی مختار ہے اس موقع پر جبریل علیہ السلام کا مقام مقام معلم اور نبی معلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام مقام متعلم بنتا ہے۔ ظاہری صورت میں۔ ورنہ حقیقتاً حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معلم خود رب العزت ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا۔

علمنی ربی فاحسن تعلیمی وادبنی ربی فاحسن تادیبی	میرے رب نے مجھے تعلیم دی تو کیا ہی اچھی تعلیم دی اور میرے پروردگار نے مجھے ادب سکھایا تو کیا ہی اچھا ادب سکھایا۔

جس کا آخری حصہ خود حضرت شیخ اکبر قدس سرہ ذکر فرما رہے ہیں ظہور احمد جلالی غفرلہ ان ارشادات خداوندی کا تعلق بھی اس باب سے ہے۔

ولا تعجل بالقران من قبل ان یقضی الیک وحیه	قرآن میں جلدی نہ کرو جبتک اس کی وحی تمہیں پوری نہ ہو لے۔

نیز فرمایا

ولا تحرک به لسانک لتعجل به ان علینا جمعه و قرانه فاذا قراناه فاتبع قرانه	تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے تو جب ہم اسے پڑھ چکیں اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو۔

رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

ان اللہ ادبنی فاحسن تادیبی — اللہ تعالیٰ نے مجھے ادب سکھایا تو کیا اچھا ادب سکھایا۔

لہٰذا سالک کے لئے موّدب کا ہونا ضروری ہے اور وہ استاذ ہی ہے چونکہ یہ راستہ انتہائی عزت اور شرف والا ہے تو اسے آفات و بآیات اور ہلکات و موانع نے ہر طرف سے گھیر رکھا ہے اس میں کوئی بہادر بلند ہمت ہی چل سکتا ہے جس کو کسی صاحب علم رہنما کی رہنمائی حاصل ہو تو اسی صورت میں فائدہ ظاہر ہو سکتا ہے اس لئے شیخ پر لازم ہے کہ وہ حق مرتبہ کو پوری طرح ادا کرے اور مرید پر ضروری ہے کہ وہ اپنے طریق حصول تعلیم و تربیت کا پورا حق ادا کرے۔

شرائط شیخ

واضح ہونا چاہئے کہ مقام شیخوخت (پیرو شیخ بن جانا) انتہائی کمال نہیں ہے اس لئے کہ شیخ بھی اس چیز کا طالب ہے جو اس کے پاس موجود نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا۔

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (طٰہٰ - ۱۱۴) — اور عرض کرو کہ اے میرے رب مجھے علم زیادہ دے۔

تو شیخ و استاذ کی صفت یہ ہونی چاہئے کہ وہ نفسانی اور شیطانی، ملکی اور ربّانی خواطر (دل پر وارد ہونے والی چیزوں) سے آگاہ ہو (کہ ان میں تمیز کر سکے) اور اس اصل کو بھی پہچانتا ہو جس سے یہ خواطر اٹھ رہے ہیں۔ ان خواطر کی ظاہری حرکت سے بھی واقف ہو۔ عین حقیقت تک وصول سے روکنے والے عِلَل و امراض کو بھی جانتا ہو ان کی دواؤں اور ادویات کی حقیقت کو بھی پہچانتا ہو اور ان [illegible] کی معرفت بھی رکھتا ہو جن میں مرید کو یہ ادویہ استعمال کرائی ہیں۔ مریدین [illegible] اور ان کے خارجی تعلقات و موانع سے بھی واقفیت رکھتا ہو مثلاً [illegible] مال اور بادشاہ وغیرہ اور ان کی سیاست و تدبیر کو بھی پیش نظر رکھتا [illegible] مرید کو ان رکاوٹوں سے نکال لے۔ یہ سب اسی وقت ممکن

ہے کہ مرید کے دل میں اللہ تعالیٰ کے راستے (راہ طریقت) کی رغبت ہو اور اگر اس میں رغبت نہ ہو تو اسے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

شرائطِ شیخ

شرطِ اول

شیخ کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ مرید کو آزاد نہ چھوڑے کہ جہاں چاہے جائے بلکہ شیخ جس کام کے لئے بھیجے اجازت پا کر وہیں جائے۔

شرطِ ثانی

دوسری شرط یہ ہے کہ مرید سے جو لغزش بھی صادر ہو اس پر اسے تنبیہ کرے اس پر سرزنش کرے اس کی کوتاہی سے ہرگز درگزر نہ کرے۔ اگر شیخ درگزر سے کام لے گا تو اس نے اپنے مقام شیخ کا حق ادا نہیں کیا بلکہ وہ اپنی رعایا سے خیانت کرنے والا بادشاہ ہے اور اپنے رب العزت کی حرمت کی پاسداری نہیں کر رہا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

من ابدی لنا صفحه اقمنا علیه الحد — کہ جس نے ہمیں چہرہ دکھایا (کہ کوئی جرم کیا) تو ہم اس پر حد جاری کریں گے۔

شرطِ ثالث

تیسری شرط یہ ہے کہ شیخ مرید سے یہ عہد لے کہ وہ کوئی خطرہ قلبی اور طاری ہونے والی حالت کو نہ چھپائے گا کیونکہ جب تک طبیب جڑی بوٹیوں کی صورتوں سے آگاہ نہ ہو اور ادویات کی ترکیب سے واقف نہ ہو تو وہ مریض کو ہلاکت کر دے گا اس لئے کہ صورت کی پہچان کے بغیر کسی چیز کا علم فائدہ مند

نہیں ہو سکتا لہٰذا عین الیقین کا ہونا ضروری ہے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اگر پنساری مریض کے ہلاک کرنے کے در پے ہو تو جب طبیب اس کے مناسب حال دوا تجویز کرے مگر وہ دوا کی صورت کو نہ پہچانتا ہو تو پنساری مریض کو ہلاک کرنے والی دوا دے گا اور کہہ دے گا کہ یہی تمہاری مطلوبہ دوا ہے اور وہ مریض کو پلا کر ہلاک کر دے گا اور اس کا گناہ طبیب اور پنساری دونوں کو ہو گا اس لئے کہ طبیب پر لازم تھا کہ وہ وہی دوا تجویز کرتا جس کی وہ حقیقت و صورت کو بھی جانتا ہوتا۔ اس طرح شیخ جب صاحبِ ذوق نہ ہو اور محض تصوف کی کتابیں پڑھ کر اور لوگوں کی باتیں سن کر یہ طریق حال کر لیا اور ریاست و مرتبہ کی طلب کی خاطر لوگوں کو تربیت کرنے بیٹھ گیا ہو تو وہ اپنے پیروکار کو ہلاک کر دے گا کیونکہ وہ طالب (سالک) کے مَورِد و مصدر کو نہیں جانتا۔

فلابد ان یکون عندالشیخ دین الانبیاء و تدبیر الاطباء وسیاسہ الملوک و حینئذ یقال لہ استاذ

لہٰذا شیخ کے لئے ضروری ہے کہ اس کے پاس انبیاء کرام علیہم السلام کا دین، اطبّاء کی تدبیر اور بادشاہوں کی سیاست ہو اس وقت اسے استاذ کہنا بجا ہو گا۔

اور شیخ پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ آزمائش کے بغیر کسی مرید کو قبول نہ کرے۔

شرطِ اربع

شیخ کے لئے چوتھی شرط یہ ہے کہ وہ مرید کی حرکات اور سانسوں کا محاسبہ کرتا رہے اور اتباع میں جس قدر پختہ ہو اسی قدر اس پر تنگی کرتا جائے کیونکہ رخصتیں تو عوام کے لئے ہیں۔ اس لئے کہ وہ اس قدر پر قناعت کر چکے ہیں کہ ان کو بس مومن کہہ دیا جائے اور وہ صرف فرائض خداوندی ادا کرتے رہیں نہ کہ زائد چیزیں اور جو شخص النفس (زیادہ نفاست) اور مرتبہ عوام سے بلند درجہ کا طالب ہے تو اسے اپنے مقصد کے حصول کے لئے سختیاں برداشت کرنا ہوں گی اس لئے کہ

وہ چاہتا ہے کہ اپنے سینے پر سجے ہوئے موتی دیکھے تو اسے سمندر کی گہرائی کی تاریکی بھی برداشت کرنا چاہئے جو روح حیات (سانس) کو چلنے سے روک دے کیونکہ سمندر میں غوطہ لگانے والے کے لئے اپنی سانس بند کرنا لازمی ہوتا ہے اس سے ہمارا مدعا ثابت ہو گیا۔

ہمارے امام ابومدین فرمایا کرتے تھے۔

مالِلمرید والرخص

مرید کو رخصتوں سے کیا کام؟

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ (العنکبوت۔۶۹)

اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھائیں گے۔

اب خود دیکھ لو کہ تم کہاں کھڑے ہو مجاہدے کے بعد ہی راستہ کھلتا ہے اور اس وقت اس پر چلنا ہوتا ہے اور یہ ایک سفر ہے اور سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے کہ مسافر ایک تکلیف سے دوسری تکلیف کی طرف منتقل ہوتا رہتا ہے تو پھر راحت و چین کہاں؟

شرطِ خامس

شیخ کے لئے پانچویں شرط یہ ہے کہ وہ اس وقت تک شیخوخت کے مقام پر نہ بیٹھے جب تک شیخ اسے نہ بٹھائے یا خود رب العزت اس کے سر میں مقام شیخوخت پر بیٹھنے کا الہام فرما دے جس طرح پر اس بندے کا اپنے رب تبارک و تعالیٰ سے تربیت حاصل کرنے کا طریقہ معہود ہو۔

شرطِ سادس

شیخ کے لئے چھٹی شرط یہ ہے کہ اگر اس کی گفتگو کے دوران کوئی جھگڑا کرنا شروع کر دے تو وہ اپنی گفتگو ختم کر دے اس لئے ان صوفیا کرام علیہم الرضوان کا

جھگڑا کرنے والوں کے ساتھ کوئی کلام نہیں ہوتا اس لئے کہ ان کے علوم منازعت کو قبول نہیں کرتے کیونکہ یہ تو وراثتِ نبویہ کے علوم ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جب کوئی جھگڑا ہو جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے۔

عند نبی لا ینبغی تنازع — کہ نبی کے سامنے جھگڑا مناسب نہیں ہے۔

یہ اس لئے کہ معارفِ الٰہیہ اور اشارات لطیفہ ربانیہ عقول کے احاطہ سے خارج ہیں بایں معنی کہ عقلیں اس میں نظر و فکر نہیں کر سکتی نہ بایں معنی کہ وہ خداداد صلاحیت سے اس کے قابل نہیں ہیں۔ لہٰذا اب کشف کے سوا کوئی ذریعہ حصول باقی نہیں رہا۔ تو جو شخص اپنے معاینہ اور مشاہدہ کی خبر دے رہا ہو تو سامع کو اس بارے میں نزاع نہیں کرنا چاہئے بلکہ مُحکم طریق کے مطابق اگر وہ مرید ہے تو تصدیق واجب ہے اور اگر اجنبی ہے تو تسلیم لازم ہے کیونکہ مرید جب تک شیخ کے ارشادات کو سچا نہیں جانے گا تو فلاح کیسے پائے گا۔

جب تم شیخ کو دیکھو کہ اس نے مرید کو اپنے مقابلہ میں شرعی اور عقلی دلیلوں سے استدلال کی گنجائش دے رکھی ہے اور اس پر توبیخ نہیں کرتا تو جان لو شیخ مرید کے حقِ تربیت میں خیانت کر رہا ہے کیونکہ مرید کو اپنے مشاہدہ و معاینہ کے متعلق ہی گفتگو کرنا چاہئے اس لئے علاوہ اس پر خاموشی واجب ہے اور دیگر امور میں فکر اس پر حرام ہے اور دلائل میں نظر کرنا ممنوع ہے تو جس شیخ نے اپنے مرید کو اس حال میں چھوڑ رکھا ہے تو وہ اس کا مرشد نہیں ہے کہ بلکہ اس کی ہلاکت میں کوشش کر رہا ہے اس کے حجابات میں اضافہ کر رہا ہے اور بابِ رب العزت سے دوری کا سبب بن رہا ہے۔

شیخ کے لئے بہتر یہ ہے کہ جب وہ مرید کو دیکھے کہ وہ نظریات میں عقل سے کام لیتا ہے اور اس کی بتائی ہوئی رائے کی طرف رجوع نہیں کرتا تو اسے اپنی مجلس

سے نکال دے کیونکہ دوسرے مریدین کو بھی خراب کر رہا ہے اور خود فلاح نہیں پا سکتا اس لئے کہ مرید عرائسِ الٰہیہ سے ہیں کہ ان دلہنوں اور حوروں کی مانند ہیں جو خیموں میں بند ہیں اور انہوں نے شیخ کی بتائی منزل کے سوا ہر مجلس سے اپنی نظر بند کر رکھی ہے۔

جب شیخ کو معلوم ہو کہ مرید کے دل سے اس کی عظمت و حرمت نکل گئی ہے تو سیاست سے کام لیتے ہوئے اسے اپنی خانقاہ سے بھگا دے کیونکہ وہ بہت بڑا دشمن ہے جیسا کہ کہا گیا ہے۔

احزر عدوک مرة
واحزر صدیقک الف مرة
فلر بما انقلب الصدیق
فکان اعرف بالمضرة

اپنے دشمن سے ایک بار پرہیز کرو اور اپنے دوست سے ہزار بار کیونکہ دوست اگر دشمن بن گیا تو اسے نقصان پہنچانے کا زیادہ علم ہو گا۔

شیخ پر واجب ہے اسے ظاہر شریعت اور عام طریق عبادت سے مشغول رکھے اور اس کے اپنے پاس موجود دیگر حضرات اپنی اولاد وغیرہ کے درمیان دروازہ بند رکھے کیونکہ ناجنس کی صحبت سے بڑھ کر مرید کے لئے اور کوئی چیز نقصان دہ نہیں ہے۔

شیخ کی تین مجالس

شرط سابع

شیخ کی تین قسم کی مجالس ہونا چاہیں ایک مجلس عوام کے لئے دوسری مجلس تمام مریدین و اصحاب کے لئے اور تیسری مجلس ہر مرید کے لئے انفرادی طور پر۔

عوام کی مجلس میں مرید کو حاضر ہونے کی اجازت بالکل نہیں ہونی چاہئے ورنہ ایسا کرنا ان کے حق میں برا ہوگا' عوام کی مجلس کے لئے یہ شرط ہے کہ اس میں صرف بندے کو اپنے رب کے ساتھ معاملات یعنی احوال و کرامات کا تذکرہ ہو اور اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کا اس انداز میں ذکر ہو کہ وہ کس قدر آدابِ شریعت کو بجالاتے تھے اور شریعت کا احترام کرتے تھے۔

خواص کی مجلس میں صرف اس قدر پر اکتفا ہو جو اذکار و خلوات و ریاضات کے نتائج ہیں اور ان راستوں کی وضاحت ہو جو ارشاد خداوندی

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا — اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضروری ہم انہیں اپنے راستے دکھلائیں گے۔ (العنکبوت ۶۹)

شیخ کی مرید کے ساتھ انفرادی مجلس کے لئے شرط یہ ہے کہ جب کسی مرید کے ساتھ مجلس ہو تو اسے زجر و توبیخ کرتا رہے اور ڈانٹتا رہے اور مرید جو کچھ اپنا حال عرض کرے اس پر اسے بتائے کہ یہ ناقص حال ہے اور اس کی کم ہمتی پر متنبہ کرتا رہے اور اسے کسی حال میں مغرور نہ ہونے دے۔

شرط ثامن

نیز شیخ کے لئے لازم ہے کہ وہ خلوت مع اللہ کے لئے اپنا مخصوص وقت بھی رکھے اور حاصل شدہ قوتِ حضور پر بھروسہ نہ کرے اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

لی وقت لایسعنی فیہ غیر ربی — میرے لئے ایک ایسا وقت بھی ہوتا ہے کہ جس میں اللہ رب العزت کے سوا کسی کی گنجائش نہیں ہوتی۔

اس لئے کہ نفس کو یہ قوت اس بنا پر حاصل ہوئی کہ ایک مدت تک متواتر حضور مع اللہ اور ظاہر و باطن میں ماسوا اللہ کے ترک کی مُداومت حاصل

رہی۔ اس طرح عادتِ نقیض کے طور پر بھی اس کی طرف رجوع کرنا چاہئے خصوصاً جب کہ نفس کی جبلت و طبیعت بھی اس کی موافقت کرتی ہو (کہ حضور سے غَیْبَت کی طرف رغبت نہ کرے) تو جب تک ہر روز اسی طریقہ پر اپنی حال کی نگرانی نہ کرے جس طرح کہ اسے یہ تمکین حاصل ہوئی تو دھوکہ کھا جائے گا کہ بالتدریج عادت اس کی حالت چھین لے گی۔ عادتِ قدیمہ اسے اپنی طرف کھینچ لے گی اور وہ کبھی خلوت کا ارادہ کرے گا تو انس ناپید ہوچکا ہوگا اور وہ وحشت محسوس کرے گا اس کو یہی معاملہ اپنے توکل و ادخار اور ان تمام کیفیات و حالاتِ حاصلہ میں کرنا چاہئے جو نفس کی طبیعت و جبلت کے برعکس ہوں کیونکہ یہ حالات بہت ہی جلد زائل ہونے والے ہیں۔ ہم نے بہت سارے مشائخ کو دیکھا ہے جو اپنے مقام سے گر گئے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور ان کے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ ھَلُوْعًا اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا — بے شک آدمی بنایا گیا ہے بڑا بے صبرا' حریص' جب اسے برائی پہنچے تو سخت گھبرانے والا اور جب بھلائی پہنچے تو روک رکھنے والا۔ (المعارج ۱۹-۲۱)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نفس کی تمام رذیلہ صفات کو جمع فرما دیا ہے اور واضح فرما دیا ہے کہ اس کی تمام خوبیاں کسب سے حاصل کی گئی ہیں۔ طبعی اور جبلی نہیں ہیں لہٰذا ان کی حفاظت واجب ہے۔

شرط تاسع

شیخ کے لئے نویں شرط یہ ہے کہ جب مرید اس کے سامنے کوئی خواب یا مکاشفہ یا حاصل شدہ مشاہدہ بیان کرے تو اس کی حقیقت اس کے سامنے ہرگز بیان نہ کرے بلکہ اس کو ایسے اعمال بتا دے جس سے ان کا نقصان اور حجاب دور ہو جائے (جس وقت وہ مکاشفات وغیرہ نقصان کی نشاندہی کر رہے ہوں) یا مرید کو اس

سے اعلیٰ حال کی طرف متوجہ کر دے (جب مکاشفہ میں سود مند چیز کا اظہار ہو) اور اگر شیخ مرید کی بیان کردہ چیز پر گفتگو کرے گا تو وہ مرید کے حق میں بُرا ہو گا۔ اس طرح مرید کے دل میں شیخ کی حُرمت اس قدر کم ہوتی چلی جائے گی جس قدر وہ بے تکلفی سے کام لے گا اور جس قدر شیخ کی حُرمت کم ہو گی اسی قدر شیخ کے بتائے ہوئے طریقہ سے مرید کے دل میں انکار پیدا ہو گا اور جب تربیت حاصل کرنے سے انکار پیدا ہو گا تو عمل معدوم ہو جائے گا اور جب مرید میں عمل نہ رہے گا تو حجاب اور بارگاہ خداوندی سے دوری پیدا ہو جائے گی اور وہ طریق کے حکم سے نکل جائے گا اور ہمیشہ کے لئے مردود ہو کر رہ جائے گا اور اس کی مثال کتے کی سی ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو عافیت سے نوازے۔

شرط عاشر

شیخ کے لئے دسویں شرط یہ ہے کہ وہ مرید کو اس کے برادرانِ طریقت کے سوا کسی اور کے ساتھ نشست و برخاست کی اجازت نہ دے نہ وہ کسی سے ملنے جائے اور نہ کوئی اس کے پاس ملاقات کو آئے اور نہ ہی کسی کے ساتھ خیر و شر کے متعلق گفتگو کرے اور نہ ہی اپنے اوپر وارد شدہ حالت و کرامت کسی کے سامنے بیان کرے۔ اگر شیخ نے ان باتوں کی پابندی نہ کرائی تو مرید کے حق میں بُرا کرے گا۔

شرط حادی عشر

شیخ کے لئے گیارہویں شرط یہ ہے کہ وہ مریدین کے ساتھ رات دن میں صرف ایک بار مجلس آراء ہو اور اس کے لئے ایک الگ گوشہ ہونا چاہئے جس میں اس کی اولاد میں سے سوائے مختص کردہ لوگوں میں کوئی دخل نہ ہو سکے۔ بہتر یہ ہے کہ وہ کسی کو بھی اندر نہ آنے دے حتیٰ کہ کسی مخلوق کی صورت میں دکھائی نہ دے اس لئے کہ کسی کا نہ دیکھنا اس نفس کی قوت روحانیہ کے موافق اس کے

حال میں موثر ہوتا ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس شخص کی وجہ سے شیخ کا خلوت مع اللہ میں حال متغیر ہو جاتا ہے۔ اس کو ہر شیخ نہیں پہچان سکتا اور شیخ کے لئے اپنے اصحاب سے نشست کرنے کے لئے الگ مقام بھی ہونا چاہئے۔

شرط ثانی عشر

شیخ کے لئے بارہویں شرط یہ ہے کہ شیخ ہر مرید کے لئے ایک الگ گوشہ مقرر فرما دے جس میں وہ اکیلا ہی رہے۔ کوئی دوسرا وہاں داخل نہ ہو بلکہ شیخ کو چاہئے کہ جب وہ کسی کو گوشہ تنہائی میں بٹھائے تو پہلے خود وہاں داخل ہو کر دو رکعت نفل ادا کرے اور مرید کی قوت روحانیہ اور مزاج کو ملاحظہ کرے اور اسے جس حال سے نواز رہا ہے اس کا ملاحظہ کرے اور شیخ ان رکعتوں میں اس حال کو جمع کرے جو مرید کے حال کے موافق ہو پھر اسے وہاں بٹھائے اس لئے کہ شیخ جب ایسا کرے گا تو مرید کے لئے فتح باب مراد قریب ہو جائے گا اور اس کی برکت سے مرید کو جلد ہی خیر حاصل ہو جائے گا۔ شیخ کو چاہئے کہ وہ اپنی مجلس کے سوا مریدین کو جمع نہ ہونے دے۔ اگر وہ اپنی مجلس کے سوا ان کو مل بیٹھنے کا موقع دے گا تو ان کے حق میں برا کرے گا۔

تمت بالخیر

بحمدہٖ تعالیٰ و تقدس، شیخ اکبر حضرت شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ الاکبر کے رسالہ مبارکہ مشتمل بر آداب و شرائط شیخ کا ترجمہ تکمیل کو پہنچا۔

مترجم آثم ظہور احمد جلالی

۱۱ ذیقعد ۱۴۱۸ھ

آداب مرشد و طالب کے بارے میں تعلیمات مجددیہ

(کنز الہدایات کا ایک باب)

شیخ العرفاء شیخ محمد باقر لاہوری قدس سرہ العزیز

خلیفہ اکمل

عروۃ الوثقیٰ حضرت سیدنا خواجہ محمد معصوم سرہندی قدسنا اللہ باسرارہ

فائدہ نمبر۱ استخارہ و توبہ کے بیان میں

حضرت امام ربانی قدس سرہ فرماتے ہیں (۱) جب طالب راہ سلوک شیخ کی خدمت میں حاضر ہو تو شیخ اسے استخارہ کا حکم دے۔ طالب تین یا سات مرتبہ استخارہ کرے۔ اگر کوئی تذبذب پیدا نہ ہو تو شیخ اسے کام میں لگا دے۔

فائدہ نمبر۲ استخارہ کا بدل

(مولف رسالہ شیخ محمد باقر قدس سرہ فرماتے ہیں) شیخ کامل و مکمل کے دل کا طالب کی طرف متوجہ ہونا بھی استخارہ کے قائم مقام ہے۔ مگر استخارہ بھی ہو جائے تو نُورٌ علیٰ نُور ہے۔

فائدہ نمبر۳ توبہ کا طریقہ

حضرت امام ربانی قدس سرہ فرماتے ہیں (۲) شیخ پہلے اسے توبہ کا طریقہ بتائے اور حصول توبہ میں اجمالی مقدار پر اکتفاء کرے اور اس کی تفصیل کو فرمانے کے حوالے کر دے۔ کیونکہ اس زمانہ میں ہمتیں پست ہو چکی ہیں اور تفصیلی توبہ کی تکلیف کیلئے ایک مدت درکار ہے۔ جس کے حصول میں سستی ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد طالب کی استعداد اور حال کے مطابق ذکر و طریقہ تلقین کرے۔ اس کے کام میں توجہ فرمائے اور راستے کے آداب و شرائط کو طالب کے سامنے بیان کرے اور اتباع کتاب و سنت کی ترغیب دے اور اسے بتائے کہ اتباع

۱۔ مبداء و معاد ۲۔ مبداء و معاد

کتاب و سنت کے بغیر مطلوب تک رسائی محال ہے اور اس سے بھی آگاہ کرے کہ جو کشف و واقعات بال برابر بھی کتاب و سنت کے خلاف ہوں وہ قابل اعتبار نہیں۔

فائدہ نمبر۴ طریقہ مجددیہ میں آغاز اسم ذات سے ہوتا ہے

(حضرت عروۃ الوثقیٰ قدس سرہ فرماتے ہیں)(۱) جاننا چاہئے کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے رسائل میں کتنی ہی جگہ لکھا ہے شیخ مرید کو اس کے حال اور استعداد کے مطابق طریقہ ذکر تلقین کرے۔ لیکن آپ کا اپنا طریقہ کار یہی ہے کہ اسم ذات کی تعلیم تمام طالبان کے لئے مقدم ہے الا ماشاء اللہ اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ جو کچھ آپ نے تحریر کیا ہے وہ مراتب سیر کی ابتداء کے وقت تھا اور ولایت جذبہ سے مربوط تھی راہ سلوک میں مرید کے حال کی رعایت اور اس کی استعداد کے مطابق ذکر طریقت کی تعلیم اس کے سلوک کی آسانی کے لئے کافی ہے۔ مثلاً اگر اس کی استعداد جذبہ کے مناسب ہو تو جذبہ کے مطابق طریقہ تعلیم کرے۔ تاکہ اس کے سلوک میں خلل واقع نہ ہو اور جب آنحضرت ﷺ نے مدارج ولایت سے کمالات نبوت میں بطور وارثت عروج فرمایا تو دائرہ جذب و سلوک سے بلندی واقع ہوئی۔ کمالات نبوت تعلیم طریقہ سے مربوط نہیں ہیں۔ بلکہ اس مقام پر سالک کی ترقی محض شیخ کی صحبت، محبت اور رعایت آداب سے ہوتی ہے جب کہ اتباع شریعت علیہ و سنت سنیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ بھی حاصل ہو۔

اس جگہ تعلیم ذکر صرف طالب کی تسلی کے لئے ہے۔ ذکر اگرچہ مفید ہے مگر اس پر وصل الٰہی کا دارومدار نہیں ہے بلکہ معاملہ اس سے بلند ہے۔

۱۔ مکتوبات معصومیہ جلد ثانی مکتوب نمبر ۸۷

فائدہ نمبر۵ طریقہ نقشبندیہ قریب ترین طریقہ ہے

حضرت امام ربانی قدس سرہ فرماتے ہیں (۱) واضح ہو کہ اقرب، اسبق، اوفق، اوثق، اسلم، احکم، اصدق، اولیٰ، اعلیٰ، اجل، ارفع، اکمل اور اجمل طریقہ علیہ طریقہ نقشبندیہ ہے قدس اللہ تعالیٰ ارواح اصالیہا و اسرار موالیہا اس طریقہ مبارکہ کی یہ تمام تر رفعت اور ان بزرگوں کی یہ عُلوِّ منزلت سنت سنیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ کی متابعت کی وجہ سے ہے اور بدعت نا مرضیہ (سیئہ) سے اجتناب کے باعث ہے۔ یہ وہ بزرگ ہیں کہ ان کے کام کی انتہاء صحابہ کرام علیہم الرضوان من الملک المنان کی طرح ابتداء میں درج ہے اور اس کے حضور و آگاہی کو دوام حاصل ہے اور درجہ کمال کو پہنچنے کے بعد ان کی آگاہی دوسروں کی آگاہی سے فوقیت لے گئی ہے۔

فائدہ نمبر۶ اخذ طریقہ کے متعلق سوال کا جواب

حضرت امام ربانی قدس سرہ فرماتے ہیں۔ (۲)

سوال :۔ آپ نے پوچھا تھا کہ بعض لوگ (خواتین و حضرات) آتے ہیں اور طلب طریقہ ظاہر کرتے ہیں جبکہ کھانے پینے اور لباس میں سود سے حاصل شدہ مال سے پرہیز نہیں کرتے عذر میں کہتے ہیں کہ ہم حیلہ شرعیہ کر لیتے ہیں (تاکہ حرمت نہ رہے) ان کو تعلیم طریقہ میں کیا حکم ہے۔

جواب :۔ ان کو طریقہ بتائیں اور حرام اور اجتناب کی ترغیب بھی دیں ممکن ہے کہ طریقہ مبارکہ کی برکت سے ان مشتبہ اشیاء سے بچ جائیں۔

۱۔ امام ربانی جلد اول مکتوب نمبر۲۹۰

۲۔ مکتوبات امام ربانی جلد ثانی مکتوب نمبر۷۷

فائدہ نمبر۷ مستورات کی بیعت کا طریقہ

حضرت امام ربانی قدس سرہ فرماتے ہیں۔ (۱)

سوال :۔ بعض عورتیں بھی طریقہ اخذ کرنے کی درخواست کرتی ہیں۔

جواب :۔ اگر وہ عورتیں محرم ہیں تو طریقہ بتانے میں کیا حرج ہے اگر غیر محرم ہیں تو پردہ میں بیٹھ کر طریقہ حاصل کریں۔

فائدہ نمبر۸ مریدین کے لئے اوراد و وظائف

(حضرت عروۃ الوثقیٰ قدس سرہ فرماتے ہیں) (۲) طالبانِ طریقت کو وظائف و اذکار میں سرگرم رکھیں۔ خدمات بجالانے اور رعایت آداب کی ترغیب نہ چھوڑیں۔ امید ہے کہ بزرگوں کی نسبت خاص سے بہرہ یاب ہوں گے۔ مقصود حصول نسبت ہے۔ اس کے حصول کا علم ہونا یہ ایک علیحدہ مسئلہ ہے اگر علم بخش دیں تو فبہا ورنہ کوئی غم نہیں۔ نسبت جس قدر دیر اور وقت سے حاصل ہو گی اتنی ہی اس کی قدر و منزلت زیادہ ہو گی اور جو چیز آسانی اور جلدی سے ہاتھ لگتی ہے اس کی اتنی قدر و منزلت نہیں ہوتی۔ عجلت سے کام لینے والا ابوالھوس ہے، طالب نہیں ہے اور نہ ہی لائق صحبت ہے۔ لوگ اس کمینی دنیا کے حصول کے لئے کیا کیا تکلیفیں برداشت نہیں کرتے حالانکہ طلب حق زیادہ ضروری ہے۔ بزرگان دین نے اس کی طلب میں بہت بڑی ریاضتیں کیں اور عمریں بسر کر دیں۔

۔ اوحدی شصت سال سختی دید
تا شبے روئے نیک بختی دید

اوحدی نے ساٹھ سال سختی برداشت کی تب جا کر ایک رات نیک بختی کا چہرہ دیکھا۔

۱۔ مکتوبات امام ربانی جلد اول مکتوب نمبر۲۵۶

۲۔ مکتوبات معصومیہ ربانی جلد اول مکتوب نمبر۱۳۲

فائدہ نمبر۹ جلد اخذ ظاہر نہ ہونا استعداد کے نقصان کی دلیل نہیں ہے

حضرت امام ربانی قدس سرہ فرماتے ہیں (ا) معلوم ہونا چاہئے کہ اثر قبول کرنے میں تاخر نقصان استعداد کی علامت نہیں ہے۔ کئی لوگ کاملُ الاستعداد ہونے کے باوجود اس مصیبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

فائدہ نمبر۱۰ اس زمانہ کے طالبین

(حضرت عروۃ الوثقی قدس سرہ فرماتے ہیں) (۲)

سوال :۔ آپ نے حرص اور طالبوں کی عدم استقامت کی شکایت لکھی تھی اور ان لوگوں کو تلقین سے اظہار افسوس کیا تھا؟

جواب :۔ میرے مخدوم اس زمانہ کے اکثر طالبان طریقت کا یہی حال ہے طلب صادق اور طالب کے استخارہ اور انشراحِ صدر حاصل ہونے کے بعد طریقہ تلقین کرنا چاہئے اس کے بعد بھی اگر کوئی بے استقامتی اور روگردانی ظاہر ہو تو کہہ دیجئے کہ اس میں اس کا نقصان ہے۔

فائدہ نمبر۱۱ شیخ کے لئے ضروری امر

(حضرت عروۃ الوثقی قدس سرہ فرماتے ہیں) (۳) پیر کو چاہئے کہ مریدوں کے سامنے اپنے آپ کو آراستہ رکھے اور عام میل جول کا دروازہ ان پر نہ کھولے تاکہ شیخ کی ہیبت ان کے دل میں بیٹھ جائے اگر یہ جاگزین ہو گئی تو مرید کی عقیدت و ترقی اور تربیت کا سبب بنے گی۔

ا۔ مکتوبات امام ربانی جلد اول مکتوب نمبر۱۳۵
۲۔ مکتوبات معصومیہ جلد اول مکتوب نمبر۱۱۸
۳۔ مکتوبات معصومیہ جلد ثانی مکتوب نمبر۳۰

فائدہ نمبر۱۲ جہدِ مسلسل

(حضرت عروۃ الوثقی قدس سرہ فرماتے ہیں) (ا) آپ نے لکھا تھا حکم کے مطابق طالبین کے مجمع کو ایک گونہ مشغول رکھتا ہوں۔ کوئی شخص بھی اثر قبول کئے بغیر نہیں رہتا حتی کہ اکثر تو پہلی ہی توجہ سے متاثر ہو جاتے ہیں۔

الحمد للہ سبحانہ علی ذلک اس نعمت عظمیٰ کا شکر بجا لائیں اور خود بینی و خود پسندی سے ڈریں اور اپنے قصور کا اعتراف کرتے رہیں۔ طالبین کے حال پر توجہ اور ان کے احوال جستجو میں تساہل نہ کریں۔ کیونکہ یہ بہت بلند عبادت ہے۔ اس کام سے فرصت اور ان کے حق کی ادائیگی کے بعد طاقت دیگر طاعات مثلاً درس و تدریس اور ذکر و فکر میں مشغول رہیں۔ آپ نے یہ سنا ہو گا۔

ان احب عباد اللہ الی اللہ من احبب اللہ الی عبادہ

بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ کے بندوں میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی محبت اس کے بندوں کے دلوں میں ڈالے۔

فائدہ نمبر۱۳ شیخ کی خدمت میں حاضری علم نسبت میں مددگار ہے

(حضرت شیخ محمد باقر قدس سرہ فرماتے ہیں) کہ جب میں پہلی مرتبہ دارُ الارشاد سرہند شریف پہنچا اور حضرت پیر دستگیر شیخ محمد معصوم رضی اللہ عنہ کی قدم بوسی سے مشرف ہوا تو حضرت اقدس نے استفسار فرمایا کہ تعلیم کی پابندی کرتے ہو؟ فقیر نے عرض کی جب سے شغل باطن کو اختیار کیا ہے اس وقت سے ظاہری تعلیم و تعلم کی پابندی اس قدر نہیں رہی۔

دوسری حاضری پر خلوت میں اس سوال کا اعادہ فرمایا تو ناچیز نے عرض کیا مطالعہ علم ظاہر میں استغراق کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ نہیں رہتی اور یہ دونوں جمع نہیں ہوتے۔ حضرت نے فرمایا! بلا روک ٹوک کہو علم ظاہر بیں

ا۔ مکتوبات معصومیہ جلد اول مکتوب نمبر۱۱۸

مشغولیت ہماری نسبت میں مددگار ہے۔ اس وقت سے اس فقیر کو دوسری توفیق بھی مل گئی۔ والحمد للہ سبحانہ علی ذلک

فائدہ نمبر۱۴ ترتب اثرات پہ اظہار مسرت

(حضرت عروۃ الوثقیٰ قدس سرہ فرماتے ہیں) (۱) صبح و ظہر کے وقت حلقہ کی پابندی اور مغرب کے بعد احباب کی طرف توجہ کا طریقہ اور مجلس کی گرمی توجہات کی تاثیر ظہور آثار اور ترقیات عظیمہ کے متعلق لکھا تھا۔ بہت زیادہ مسرت ہوئی۔

اللھم اکثر اخواننا فی الدین

اے اللہ! ہمارے دینی بھائیوں میں اضافہ فرمائیے۔

اس جلیل القدر کام میں زیادہ سے زیادہ پابندی کرنی چاہئے اور تصحیح نیت میں جان سے کوشاں رہنا چاہئے ہمیشہ التجاء و تضرع کرتے رہنا چاہئے۔

فائدہ نمبر۱۵ وصول رابطہ شیخ پر موقوف ہے

(حضرت عروۃ الوثقیٰ قدس سرہ فرماتے ہیں) (۲) ہمارے طریقہ میں درجہ کمال تک رسائی شیخ مقتدا سے رابطہ محبت کے ساتھ وابستہ ہے۔ طالب صادق شیخ سے محبت کی وجہ سے شیخ کے باطن سے فیوض و برکات اخذ کرتا ہے اور معنوی مناسبت کے ذریعے لحہ بہ لحہ اس کے رنگ میں رنگا جاتا ہے۔

صوفیاء کرام بیان فرماتے ہیں کہ فنائی الشیخ فنائے حقیقی کا مقدمہ ہے رابطہ شیخ اور فنائی الشیخ کے بغیر محض ذکر اللہ تعالیٰ تک رسائی کا سبب نہیں ہے اگرچہ ذکر اللہ تعالیٰ تک پہنچانے والے اسباب میں سے ایک سبب ہے لیکن رابطہ شیخ اور فنائی الشیخ کی شرط سے مشروط ہے۔

۱۔ مکتوبات معصومیہ جلد ثالث مکتوب نمبر ۱۳۴

۲۔ مکتوبات معصومیہ جلد اول مکتوب نمبر ۷۸

ہاں! طریقہ ذکر کو لازم قرار دیئے بغیر آداب صحبت کی رعایت اور شیخ کی توجہ و التفات کے ہوتے ہوئے یہ رابطہ تنہا بھی موصل اللہ ہے دوسرے طریقوں میں سلوک و تسلیک کی وابستگی اور کام کا دارومدار وظائف اور اوراد و اذکار پر ہے اور معاملہ کی بنیاد پر ریاضتوں اور چلوں پر ہے اور شیخ طریقت کی طرف اس درجہ کا رجوع نہیں ہے اس طریقہ میں جو کہ صحابہ کرام علیہ الرضوان کا طریقہ ہے افادہ و استفادہ اور انعکاس میں پابندی آداب کے ساتھ شیخ کی صحبت ہی کافی ہے اور وظائف و اذکار اور طاعات اس کے مددگار و معاون ہیں۔

ایمان اور تسلیم و انقیاد کی شرط کے ساتھ حضور خیر البشر علیہ وعلی الہ الصلوات الذاکیات و التسلیمات النامیات کی صحبت ہی کمالات کے حصول کے لئے کافی تھی۔ اس لئے اس طریقہ میں راہ سلوک قریب ترین واقع ہوا ہے۔ شیخ کامل و مکمل سے فیوض و برکات حاصل کرنے میں جوان بچے' بوڑھے' زندہ اور مردہ برابر ہیں اس سلسلہ عالیہ جو کہ ابتداء میں انتہاء کے درجے کو شامل ہے' میں ریاضت سنت سنیہ کی اتباع اور بدعت نامرضیہ یعنی سیہ سے اجتناب ہی کا نام ہے۔

فائدہ نمبر۱۶ کبھی ناقص کو بھی اجازت مل جاتی ہے

حضرت امام ربانی قدس سرہ فرماتے ہیں (۱) کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ شیخ کامل ناقص کو تعلیم طریقہ کی اجازت عنایت فرما دیتے ہیں اور مریدین کے اجتماع میں اس ناقص کی تکمیل بھی ہو جاتی ہے۔

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نفحات الانس میں مولانا یعقوب چرخی کو اولاً خواجہ علاء الدین عطاء قدس سرہ کے مریدین میں شمار کرتے ہیں ثانیاً حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں

۱۔ مبداء و معاد

(قدست اسرارہم) معلوم ہوا کہ نقص یقیناً اجازت کے منافی ہے مگر جب شیخ کامل و مکمل ناقص کو اپنا نائب مقرر کرتا ہے۔ اس کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ جانتا ہے تو اس نقص کا ضرر آگے متعدی نہیں ہوتا۔ واللہ سبحانہ اعلم بحقائق الامور کلھا

فائدہ نمبر ۱۷ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں دعوت اسماء نہیں ہے

حضرت امام ربانی قدس سرہ فرماتے ہیں (۱) اور ہمارا طریقہ دعوت اسماء کا طریقہ نہیں ہے۔ اس طریقہ کے اکابرین نے ان اسماء کے مسمی میں استہلاک اختیار کیا ہے۔ ان بزرگوں کی نسبت سے تھوڑا سا حصہ بھی حاصل ہو جائے تو بھی کم نہیں کیونکہ دیگر سلاسل کی انتہاء ان کی ابتداء میں مندرج ہے۔

فائدہ نمبر ۱۸ ختم خواجگاں کا فائدہ

مولف رسالہ شیخ محمد باقر قدس سرہ فرماتے ہیں کہ حضرت پیر دستگیر خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمتہ سے منقول ہے کہ اس طریقہ میں ختم خواجگان نقشبندیہ قدس اللہ اسرار ھم مُرادات کے حصول میں دوسرے طریقوں کی دعوت اسماء کا کام دیتا ہے۔

فائدہ نمبر ۱۹ اپنے شیخ کے متعلق کیسا اعتقاد ہونا چاہئے

حضرت امام ربانی قدس سرہ فرماتے ہیں (۲) جاننا چاہئے کہ مرید کا اپنے پیر کی افضلیت و اکملیت کا اعتقاد محبت کے ثمرات میں سے ہے اور شیخ کے ساتھ مناسبت کا نتیجہ ہے جو کہ افادہ اور استفادہ کا سبب ہے۔

یہ بات معلوم ہونا چاہئے کہ اپنے شیخ کو ان لوگوں پر فضیلت نہ دے جن کی

۱۔ مکتوبات امام ربانی جلد اول مکتوب نمبر ۲۰۲

۲۔ مبداء و معاد

فضیلت شرع شریف میں مُنصُوص ہے۔ کیونکہ ایسا افراط محبت کی بناء پر ہے اور یہ مذموم ہے۔ محبت اہل بیت میں افراط کی وجہ سے شیعوں میں خرابی واقع ہوئی اور حضرت عیسی علیہ السلام کی محبت میں افراط سے عیسائیوں نے آپ کو ابن اللہ (معاذ اللہ) کہا اور دائمی نقصان میں گر گئے۔ اگر ان کے علاوہ دیگر بزرگوں پر فضیلت دیں تو جائز ہے بلکہ طریقت میں ضروری ہے۔ یہ فضیلت دینا مرید کا اختیاری فعل نہیں بلکہ اگر مرید بااستعداد ہو تو یہ اعتقاد بے اختیار پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے وسیلہ سے شیخ سے کمالات حاصل کرتا ہے اور اگر یہ فضیلت اختیاری ہو اور بہ تکلف یہ اعتقاد ظاہر کرے تو جائز نہیں اور فائدہ بھی نہیں ہو گا۔

شرائطِ مُرشِد از تبرکات

شیخ المشائخ اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا قادری بریلوی

اقول (۱)

اب مُرشِد بھی دو قسم ہے۔

اول عام

کہ کلام اللہ و کلام الرسول و کلام ائمہ شریعت و طریقت و کلام علمائے دین' اہل رشد و ہدایت ہے۔ اسی سلسلہ صحیحہ پر کہ عوام کا ہادی کلام علماء' علماء کا رہنما کلام ائمہ' ائمہ کا مرشد کلام رسول' رسول کا پیشوا کلام اللہ جل و علا وصلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم فلاح ظاہر ہو' خواہ فلاح باطن اسے اس مرشد سے چارہ نہیں۔ جو اس سے جدا ہے۔ بلا شبہ کافر ہے یا گمراہ اور اس کی عبادت برباد و تباہ۔

دوم خاص

کہ بندہ کسی عالم سنی العقیدہ صحیح الاعمال جامع شرائط بیعت کے ہاتھ میں ہاتھ دے۔ یہ مرشد خاص جسے پیر شیخ کہتے ہیں پھر دو قسم ہے۔

اول شیخ اتصال

یعنی جس کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے انسان کا سلسلہ حضور پر نور سید المرسلین ﷺ تک متصل ہو جائے اس کے لئے چار شرطیں ہیں۔

شرائط مرشد

۱۔ شیخ کا سلسلہ باتصال صحیح حضور اقدس ﷺ تک پہنچا ہو۔ بیچ میں منقطع نہ ہو کہ منقطع کے ذریعہ سے اتصال ناممکن۔ بعض لوگ بلا بیعت محض

۱۔ میں کہتا ہوں

بزعم وراثت اپنے باپ دادا کے سجادے پر بیٹھ جاتے ہیں یا بیعت کی تھی مگر خلافت نہ ملی تھی۔ بلا اذن مرید کرنا شروع کر دیتے ہیں یا سلسلہ ہی وہ ہو کہ قطع کر دیا گیا۔ اس میں فیض نہ رکھا گیا۔ لوگ براہ ہوس اس میں اذنِ خلافت دیتے چلے آتے ہیں یا سلسلہ فی نفسہٖ صحیح تھا مگر بیچ میں کوئی ایسا شخص واقع ہوا جو بوجہ انتفائے بعض شرائط قابل بیعت نہ تھا۔ اس سے جو شاخ چلی' وہ بیچ میں سے منقطع ہے ان صورتوں میں' اس بیعت سے ہرگز اتصال حاصل نہ ہو گا۔ بیل سے دودھ یا بانجھ سے بچہ مانگنے کی مت جدا ہے۔

شیخ سُنّی صحیح العقیدہ ہو

۲۔ بدمذہب گمراہ کا سلسلہ شیطان تک پہنچے گا نہ کہ رسول اللہ ﷺ تک۔ آج کل بہت کھلے ہوئے بددینوں بلکہ بے دینوں حتی کہ وہابیہ نے کہ سرے سے منکر و دشمن اولیاء ہیں' مکاری کے لئے پیری مریدی کا جال پھیلا رکھا ہے (۱) ہوشیار خبردار احتیاط احتیاط

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

عالم ہو

۳۔ اقوال علم فقہ' اس کی اپنی ضرورت کے لئے قابل کافی اور لازم کہ عقائد اہل سنت سے پورا واقف' کفر و اسلام و ضلالت و ہدایت کے فرق کا خوب عارف ہو۔ ورنہ آج بدمذہب نہیں' کل ہو جائے گا۔ فمن لم یعرف الشر فیوما یقع فیہ (۲)

۱۔ یہ بات اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے سال پہلے ارشاد فرمائی تھی جو آج کے دور پر بھی ۱۰۰ فی صد صادق آتی ہے کیونکہ بڑے بڑے نامی گرامی شہرت یافتہ پیر' امیر اور شیخ ان اوصاف مذکورہ سے محروم ہیں۔ باقی عقلمند کے لئے اشارہ کافی ہے۔ (ادارہ)

۲۔ جو شر (برائی) سے آگاہ نہیں ایک دن اس میں پڑ جائے گا۔

صدہا کلمات و حرکات ہیں' جن سے کفر لازم آتا ہے اور جاہل براہ جہالت ان میں پڑ جاتے ہیں۔ اول تو خبر ہی نہیں ہوتی کہ ان سے قول یا فعل کفر صادر ہو اور بے اطلاع توبہ ناممکن تو مبتلا کے مبتلا ہی رہے اور اگر کوئی خبر دے تو ایک سلیم و الطبع ڈر بھی جائے' توبہ بھی کرے مگر وہ جو سجادہ مشیخت پر ہادی و مرشد بنے بیٹھے ہیں ان کی عظمت کہ خود ان کے قلوب میں ہے کب قبول کرنے دے۔ وَاِذَا قِیْلَ لَہُ اتَّقِ اللّٰہَ اَخَذَتْہُ الْعِزَّۃُ بِالْاِثْمِ(۱) اور اگر ایسے ہی حق پرست ہوئے اور مانا تو کتنا' اتنا کہ آپ توبہ کر لیں گے۔ قول و فعل کفر سے جو بیعت فسخ ہو گئی۔ اب کسی کے ہاتھ پر بیعت کریں اور شجرہ اس جدید شیخ کے نام سے دیں اگرچہ شیخ اول ہی کا خلیفہ ہو۔ یہ ان کا نفس کیونکر گوارا کرے۔ نہ اسی پر راضی ہوں گے۔ آج سے سلسلہ بند کریں' مرید کرنا چھوڑ دیں۔ لاجرم وہی سلسلہ کہ ٹوٹ چکا جاری رکھیں گے۔ لہٰذا عالمِ عقائد ہونا لازم۔

فاسق معلن نہ ہو

۴۔ اس شرط پر حصولِ اتصال کا توقف نہیں کہ مجرد فسق باعث فسخ نہیں مگر پیر کی تعظیم لازم ہے اور فاسق کی توہین واجب دونوں کا اجتماع باطل۔ تبیین الحقائق امام زیلعی وغیرہ میں دربارہ فاسق ہے۔

فی تقدیمہ للامامہ تعظیمہ و قد وجب علیہم اہانتہ شرعا (۲)

دوم شیخ ایصال

کہ شرائط مذکورہ کے ساتھ مفاسدِ نفس و مکائد شیطان و مصائد ہوا سے آگاہ ہو' دوسرے کی تربیت جانتا اور اپنے مُتوَسِّل پر شفقت تامہ رکھتا ہو کہ اس کے

۱۔ اور جب اس سے کہا جائے' اللہ سے ڈر تو اسے اور ضد چڑھتی ہے گناہ کی

۲۔ اسے امامت کے لئے آگے کرتے ہیں' اس کی تعظیم ہے اور شرع میں اس کی توہین واجب ہے۔

عیوب پر اسے مطلع کرے۔ ان کا علاج بتائے۔ جو مشکلات اس راہ میں پیش آئیں' حل فرمائے نہ محض سالک ہو نہ نرا مجذوب۔

عوارف شریف میں فرمایا کہ یہ دونوں قابلِ پیری نہیں۔ اَقُوْلُ اس لئے کہ اول (سالک) خود ہنوز راہ میں ہے اور دوسرا (مجذوب) طریقِ تربیت سے غافل بلکہ مجذوب سالک ہو یا سالک مجذوب اور اول اولیٰ ہے۔ اقول اس لئے کہ وہ مراد ہے اور یہ مرید۔

فوائد بیعت و شرائط مرید

پھر بیعت بھی دو قسم ہے۔

اول بیعت برکت

کہ صرف تبرک کے لئے داخل سلسلہ ہو جانا آج کل عام بیعتیں یہی ہیں وہ بھی نیک نیتوں کی ورنہ بہتوں کی بیعت دُنیوی اغراض فاسدہ کے لئے ہوتی ہے وہ خارج از بحث ہے۔ اس بیعت کے لئے شیخ اتصال کہ شرائط اربع کا جامع ہو' بس ہے۔

اَقُوْلُ بیکار یہ بھی نہیں مفید اور بہت مفید اور دنیا و آخرت میں بکار آمد ہے محبوبان خدا کے غلاموں کے دفتر میں نام لکھ جانا ان سے سلسلہ متصل ہو جانا فی نَفْسِہٖ سعادت ہے۔

اَوَّلاً :۔ ان کے خاص غلاموں سالکان راہ سے اس امر میں مشابہت اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ — جو جس قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے

سیدنا شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی رضی اللہ عنہ عوارف المعارف

شریف میں فرماتے ہیں واعلم ان الخرقه خرقتان خرقه الاراده و خرقه التبرک والاصل الذی قصده المشائخ للمریدین خرقه الارادة و خرقه التبرک تشبه بخرقه الارادة فخرقه الارادة للمرید الحقیقی و خرقه التبرک و للمتشبه و من تشبه بقوم فهو منهم ان غلامان خاص کے ساتھ ایک مسلک میں منسلک ہونا

بلبل ہمیں کہ قافیہ گل شود بس ست

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ان کا رب عزّوجلّ فرماتا ہے۔

هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ

وہ لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں رہتا۔

ثالثاً: محبوبانِ خدا سایہ رحمت رکھتے ہیں وہ اپنا نام لینے والے کو اپنا کر لیتے ہیں اور اس پر نظر رحمت رکھتے ہیں امام یکتا سیدی ابوالحسن نور الملۃ والدین علی قدس سرہ بہجۃ الاسرار شریف میں فرماتے ہیں۔ حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی گئی کہ اگر کوئی شخص حضور کا نام لیوا ہو اور اس نے نہ حضور کے دست مبارک پر بیعت کی ہو نہ حضور کا خرقہ پہنا ہو، کیا وہ حضور کے مریدوں میں شمار ہو گا فرمایا

من انتمی الی وتسمی لی قبله الله تعالٰی وتاب علیه ان کان علی سبیل مکروه وهو من جمله اصحابی وان ربی عزوجل وعدنی ان یدخل اصحابی واهل مذهبی وکل محب لی الجنه.

جو اپنے آپ کو میری طرف نسبت کرے اور اپنا نام میرے غلاموں کے دفتر میں شامل کرے اللہ اسے قبول فرمائے گا اور اگر وہ کسی ناپسندیدہ راہ پر ہو تو اسے توبہ دیگا اور وہ میرے مریدوں کے زمرے میں ہے اور بے شک میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مریدوں اور

ہم مذہبوں اور میرے ہر چاہنے والے کو جنت میں داخل فرمائے گا والحمد للہ رب العالمین۔

بیعت ارادت

دویم بیعت ارادت کہ اپنے ارادہ و اختیار سے یکسر باہر ہو کر اپنے آپ کو شیخ مرشد ہادی برحق واصل بحق کے ہاتھ میں بالکل سپرد کر دے۔ اسے مطلقاً اپنا حاکم و مالک و متصرف جانے اس کے چلانے پر راہ سلوک چلے کوئی قدم بے اس کی مرضی کے نہ رکھے اس کے لئے اس کے بعض احکام یا اپنی ذات میں خود اس کے کچھ اگر اس کے نزدیک صحیح نہ معلوم ہوں انہیں افعال خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثل سمجھے اپنی عقل کا قصور جانے اس کی کسی بات پر دل میں بھی اعتراض نہ لائے اپنی ہر مشکل اس پر پیش کرے غرض اس کے ہاتھ میں مردہ بدست زندہ ہو کر رہے یہ بیعت سالکین ہے اور یہی مقصود مشائخ مرشدین ہے یہی اللہ عزوجل تک پہنچاتی ہے یہی حضور اقدس ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لی ہے جیسے سیدنا عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ۔

بایعنا رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم علی السمع و الطاعه فی العسرو الیسرو المنشط والمکره وان لاننازع الامر اهله

ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس پر بیعت کی کہ ہر آسانی و دشواری ہر خوشی و ناگواری میں حکم سنیں گے اور اطاعت کریں گے اور صاحب حکم کے کسی مین چون و چرا نہ کریں گے۔ شیخ ہادی کا حکم رسول کا حکم ہے اور رسول کا حکم اللہ کا حکم میں مجال دم زدن نہیں

اللہ عزّوجلّ فرماتا ہے۔

وما کان لمومن ولامومنه اذاقضے الله ورسوله امرا ان یکون لهم الخیره من امرهم ومن یعص الله و رسوله فقد ضل ضلالا مبیناه

کسی مسلمان مرد و عورت کو نہیں پہنچتا کہ جب اللہ و رسول کسی معاملہ میں کچھ فرما دیں پھر انہیں اپنے کام کا کوئی اختیار رہے اور جو اللہ و رسول کی نافرمانی کرے وہ کھلا گمراہ ہوا۔

عوارف شریف میں ارشاد فرمایا۔

دخوله فی حکم الشیخ دخوله فی حکم الله ورسوله واحیاء سنه البایعه

شیخ کے زیر حکم ہونا اللہ و رسول کے زیر حکم ہونا ہے اور اس بیعت کی سنت کا زندہ کرنا

نیز فرمایا

ولا یکون هذا الا لمرید حصر نفسه مع الشیخ وانسلخ من لرادة نفسه وفنی فی الشیخ یترک اختیار نفسه

یہ نہیں ہوتا مگر اس مرید کے لئے جس نے اپنی جان کو شیخ کی قید میں کر دیا اور اپنے ارادہ سے بالکل باہر آیا اپنا اختیار چھوڑ کر شیخ میں فنا ہو گیا۔

پھر فرمایا

ویحذر الاعتراض علی الشیوخ فانه السم القاتل للمریدین وقل لن یکون مرید یعترض علی الشیخ بباطنه فیفلح ویذکر المرید فی کل مااشکل علیه من تصاریف الشیخ قصه الخضر علیه السلام کیف کان یصدر عن

پیروں پر اعتراض سے بچے کہ یہ مریدوں کے لئے زہر قاتل ہے کم کوئی مرید ہو گا جو اپنے دل میں شیخ پر کوئی اعتراض کرے پھر فلاح پائے شیخ کے تصرفات سے جو کچھ اسے صحیح نہ معلوم ہوتے ہوں ان میں خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعات یاد کرے کیونکہ ان سے وہ باتیں صادر ہوتی

الخضر تصاریف ینکرها موسٰی ثم لما کشف عن معناها بان وجه الصواب فی ذلک فهکذا ینبغی للمرید لن یعلم لن کل تصرف لشکل علیه من الشیخ عند الشیخ فیه بیان و برهان للصحه

تھیں بظاہر جن پر سخت اعتراض تھا (جیسے مسکینوں کی کشتی میں سوراخ کر دینا بے گناہ بچے کو قتل کر دینا) پھر جب وہ اس کی وجہ بتاتے تھے ظاہر ہو جاتا تھا کہ حق یہی تھا جو انہوں نے کیا یونہی مرید کو یقین رکھنا چاہیے کہ شیخ کا جو فعل مجھے صحیح نہیں معلوم ہوتا شیخ کے پاس اس کی صحت پر دلیل قطعی ہے۔

امام ابوا قاسم قشیری رسالہ میں فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو عبد الرحمن سلمی کو فرماتے سنا کہ ان سے ان کے شیخ حضرت ابو سہل صعلوکی نے فرمایا من قال لاستاذه لم لا یفلح ابدا جو اپنے پیر سے کسی بات میں کیوں کہے گا کبھی فلاح نہ پائے گا نسال الله العفو و العافیه۔

میلادُ النبی ﷺ

اور واقعہ معراج پر ایک روح پرور تحریر

نگارستانِ لطافت

۱۳۰۲ ہجری

اثرِ خامہ

سخنورِ خوش بیان، ناظمِ شیریں زبان، برادرِ اعلیٰحضرت

مولانا محمد حسن رضا خان قادری علیہ الرحمۃ

مسلم کتابوی لاہور

قابلِ مطالعہ کتابیں

عُمدۃُ الاُصول (فن حدیث پر ایک علمی کتاب)
علامہ قاضی غلام محمود ہزاروی

اسلامی تعلیم
مفتی جلال الدین احمد امجدی

کتابُ العقائد
حضرت سید نعیم الدین مُرادآبادی

اَلارشاد (میلاد شریف پر ایک علمی و تحقیقی کتاب)
حضرت علامہ محمد عالم آسی امرتسری

القولُ الجلی
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

اَطیبُ البیان
حضرت سید محمد نعیم الدین مُرادآبادی

بزرگوں کے عقیدے
مفتی جلال الدین احمد امجدی

بہارِ شباب
علامہ شاہ عبد العلیم صدیقی

عظمتِ والدین
مفتی نظام الدین رضوی

احکامِ رمضان المبارک
علامہ شاہ عبد العلیم صدیقی

گیارھویں شریف حقائق کی روشنی میں
پروفیسر قاسم کاوش

مسلک کتابوی